سید عطاء المحسن بخاری

تم کو ان سے وفا کی ہے امید

بینظیر زرداری پنجابیوں کو برا بھی کہتی ہیں اور اپنے سیاسی مستقبل کی ضمانت بھی پنجاب کے دل لاہور سے مانگتی ہیں۔ لاہور "او۔ کے" کردے تو سیاسی جہاز بینظیر سمیت اڑنے لگتا ہے اور لاہور "او۔ کے" نہ کرے تو جہاز کا انجن جام ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں لاہوریوں کو خوش کرنے کے لیے یہ ایک بینظیر حربہ ہے۔ بینظیر نے ترپ چال چلی ہے، یعنی بینظیر بھی یہ مانتی ہیں کہ سیاست کے سنگھاسن پر براجنے کے لیے سندھ کارڈ فراڈ ہے۔ حقیقت پھر پنجاب کے پاس ہے اور وہ بھی لاہوریوں کے پاس! مگر بینظیر کی سیاست کی بدرنگی چالیں بھی بینظیر ہیں۔ کبھی چاروں صوبوں کو زنجیر میں جکڑتی ہیں، کبھی عوام دوستی کے جنون میں مبتلا ہو جاتی ہیں، کبھی ان پر انسان پسند گروپ کا گماں ہوتا ہے، کبھی پاکستان بچانے کی ہاؤ ہو کا شور اٹھتا ہے، کبھی بینظیر پارٹی کے ملنگ الٹی زقند لگاتے ہیں اور بین الاقوامی دہشت گرد کے کوچہ میں سر کے بل جاتے ہیں اور کبھی بینظیر بل کلنٹن کی دہلیز پر جبہ سائی کرتی دکھائی دیتی ہیں اور دہائی دیتی ہیں کہ نواز شریف حکومت کو قرضے مت دیں۔ "یا سام راج، کر بھلی ہو بھلی" ...... پاکستان کا عراق جیسا ناطقہ بند کردو، ہائے کوئی نہیں سنتا مہاراج، میری بھی سنیے۔ کب سے کوک رہی ہوں، بلک بلک کے میرا اتر گیا، تلک، ہائے رام، کلنٹن جی تیری دہائی ہے۔ مو ہے جانا ہے ساگر پار، میری نیا لگا دے پار! پھر ساتھ ساتھ یہ ویاکھیان بھی دیتی ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے ایٹمی پروگرام رول بیک ہو جائیگا اب کوئی خواہ کتنا ہی چلا چلا کر کہے کہ سی ٹی بی ٹی سے نہیں اصل خطرہ ایف ایم سی ٹی اور این پی ٹی سے ہے مگر پیپلز پارٹی کی نرتکی بے تکی بانکے چلے جائے گی۔ پیپلز پارٹی کے ملنگ یہ بھی سوچنا گوارا نہیں کرتے کہ سائنسی کمالات سے بینظیر ایسے ہی کوری ہیں جیسے دینی خیالات سے کوری ہیں۔ وائلن گھنٹیاں اور اذان بجنے میں انہیں سلیقہ امتیاز نہیں۔ ظاہر بات ہے آکسفورڈ میں دینی کمالات و خیالات اور دینی افکار سے تو شناسائی نہیں سکھائی پڑھائی جاتی۔ وہاں تو وائلن یا گرجے گھنٹیاں ہی بجتی ہیں اور بے نظیر کے کانوں میں یہی آوازیں سجتی ہیں بلکہ ان کے محلوں میں بھی انہی آوازوں کی سجاوٹ لگاوٹ ہے۔ اسی گراوٹ میں جاہ اقتدار کی گہرائیوں سے فضائے سیاست میں ارتعاش آزاد خیالی کا خفاش پکارنے والی آواز بے ساز اٹھتی ہے کہ محمد رفیق تارڑ اور محمد نواز شریف دونوں مولوی ہیں، میں طالبان والا اسلام نہیں آنے دوں گی، ایسا اسلام آنے سے فرقہ واریت جنم لے گی، مسلم لیگ غنڈہ گردی کے ذریعہ سے سیاست کرتی ہے۔ اسے کہتے ہیں "قبل از مرگ واویلا" اور اگر اسے جدید پہلو سے پڑھیں تو آواز آتی ہے "درون سندھ سے نکلی صدائے واویلا"۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے "درون کوہ سے نکلی شغال دم کاٹا"۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں اعمال، اخلاق، عادات، اطوار کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟ مسلم لیگ ذرا سینیئر ہے، پیپلز پارٹی جونیئر۔ اور پاکستان میں جونیئر سینئر کا جھگڑا ہر جگہ پر ہے۔ کلرکوں سے لے کر افسروں تک، بیوروکریسی سے لے کر ڈیموکریسی کے چیمپینز تک، بلکہ چیمپیئنز یوں تک، سب اس میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ اس سیاسی حمام میں سب ننگے تلنگے ہیں۔ مسلم لیگ بھی لوٹتی تھےاور پیپلز پارٹی بھی لوٹ کھسوٹ میں اتارو ہے، اور یوں کہنا چاہیئے۔

زرداروں کا زر لوٹا اور تنگ غریباں لوٹ لیا ۔۔۔ لوٹنے والوں نے لوٹا ہے "لاتوں ہاتھوں" سے اے دوست

مسلم لیگ میں بھی لٹیرے بہت ہیں اور پیپلز پارٹی مجموعی طور پر لٹیروں اور وحشت و دہشت کے علمبرداروں کا ہی غول بیابانی ہے۔ ان سیاسی درندوں کے خونیں پنجوں سے کون ہے جو زخمی نہیں؟ اپنے پرائے سب کے سب۔ باقی رہا

مولوی کا وجود، تو پیپلز پارٹی کی بی بی اور "بیبوں" کو معلوم ہونا چاہیے مولوی کے بغیر ان کی بگڑی بھی نہیں بنتی۔ طاہر القادری بھی تو مولوی ہی ہے، یہ الگ بات ہے کہ وہ ماڈرن مولوی ہے اور ان کے وہی حیلے ہیں پرویزی - جو سیاسی سٹائل بے نظیر کا ہے وہی طاہر صاحب کا ہے۔ کل کی بات ہے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک مولوی سے آپ نے شہد کی بوتل لی اور اسے خارجی کمیٹی کا خارجی بنا ڈالا۔ اور کوثر نیازی بھی مولوی تھا۔ بے نظیر اور پیپلز پارٹی کا جنازہ بھی مولوی کے صدقے اٹھے گا۔ جی یادش بخیر، حضرت بھٹو "شہپٹد" کا جنازہ بھی تو مولوی نے ہی نکالا تھا .... تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو زرداری صاحب کو صاحبہ جی نے مولوی کے طفیل ہی قبول کیا تھا۔ ایسا ہی ہے نا، کیوں جی؟ بے نظیر کو چارج شیٹ دی جا سکتی ہے کہ کلنٹن کو خط لکھ کے آپ نے واجپائی کو خوش کیا ہے، اس کی آس مراد پوری کی ہے اور کفار و مشرکین سے اپنے خفیہ رابطوں کو طشت از بام کیا ہے، صیہونی قوتوں کی نمائندگی کی ہے، دہشت گردوں سے وفا کی ہے، مسلمانوں کے ازلی دشمن ہندو سے اپنے سابقہ تعلقات کو بحال کیا ہے اور تاشقند معاہدہ کی یاد تازہ کردی ہے .... پھر بھی اسے عوام کالانعام

تم کو ان سے وفا کی ہے امید

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

بقیہ اداریہ

ربوہ: نام کی تبدیلی:۔

گزشتہ دنوں پنجاب اسمبلی نے ایک متفقہ قرار داد کے ذریعے مرزائیوں کے مرکز "ربوہ" کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی ہے۔ "ربوہ" قرآنی لفظ ہے اور مرزائی اس لفظ کو غلط استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے تھے۔ پنجاب اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے۔ اخباری اطلاع کے مطابق نام کی تبدیلی کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے لیکن نیا نام تجویز کرنا باقی ہے۔ امید ہے کہ پنجاب حکومت کوئی بہتر نام تجویز کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ربوہ میں مرزائیوں کے زیر قبضہ بے شمار سرکاری زمین بھی چھین کر علاقہ کے مسلمانوں کو نفع پہنچائے گی۔

حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ:۔

سندھ میں گورنر راج کے نفاذ کے بعد روزانہ دہشت گرد پکڑے جا رہے ہیں۔ اور ان کے اقبالی بیانات صحافیوں کی موجودگی میں سنوا کر اخبارات کی زینت بھی بنوائے جا رہے ہیں۔ محترم حکیم محمد سعید شہید اور جناب صلاح الدین شہید کے قاتلوں کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ اور گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ہم ان اقدامات کے خلاف نہیں بلکہ تعریف کرتے ہیں مگر حکومت سے سوال کرتے ہیں کہ کیا مولانا محمد عبداللہ شہید پاکستانی نہیں تھے؟ کیا حکومت، حکیم محمد سعید اور صلاح الدین کے خون پر سیاست کر رہی ہے؟ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انہیں ایک عالم دین سمجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے۔ مولانا کے ایک قاتل کو پکڑ کر چھوڑ دیا گیا اور اب پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ میں سے کسی نے ان کی تعزیت بھی کرنا گوارا نہیں کیا۔ اس طرز عمل کو کیا نام دیا جائے؟ مولانا عبداللہ۔ حکومت کی تو ضرورت نہیں تھے لیکن قوم کی ضرورت تو تھے۔ حکومت اس امتیازی سلوک کا تدارک کرے اور مولانا شہید کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔